تیونس: پوپ جان پال کا مختصر دورہ

گزشتہ ماہ پوپ جان پال دوم مختصر سرکاری دورے پر ایک دن کے لیے تیونس گئے۔ کسی عرب ملک کا وہ پہلی بار باقاعدہ دورہ کر رہے تھے۔ گیارہ سال پہلے دوران سفر میں کچھ دیر کے لیے مراکش میں رُکے تھے۔ صدر تیونس نے اُن کا استقبال کرتے ہوئے اپنی تقریر میں مذہبی رواداری پر زور دیا۔ پوپ کی مصروفیات میں سرِ فہرست کیتھولک برادری کے ساتھ عبادتی اجتماع میں شرکت تھی۔ تیونس کی کیتھولک برادری زیادہ تر غیر ملکیوں پر مشتمل ہے اور حال ہی میں تیونس میں کیتھولک کیتھڈرل نے سرگرمیوں کا آغاز کیا ہے۔ پوپ نے مسلمانوں اور مسیحیوں کے درمیان قریبی روابط قائم کرنے پر زور دیا۔ "اُنھوں نے الجزائر کے بنیاد پرستوں سے بھی اپیل کی کہ وہ اُن سات فرانسیسی راہبوں کو رہا کر دیں جنھیں مارچ ۱۹۹۶ء میں اغواء کیا گیا تھا۔" پوپ نے شمالی افریقہ کے کیتھولک بشپوں کو مشورہ دیا کہ وہ مسلمان معاشرے میں زندگی گزارنے پر ہی اکتفا نہ کریں، بلکہ اُنھیں مسلمانوں کے ساتھ بھرپور تعاون سے کام لینا چاہیے۔

دورے کے اختتام پر ایک بار پھر پوپ نے مسلم - مسیحی تعاون پر زور دیا اور اُن افراد کی مذمت کی جو دوسروں کی جانوں سے خدا کے نام پر کھیلتے ہیں۔ (روزنامہ "نیشن"، لاہور - ۱۵ اپریل ۱۹۹۶ء)

گھانا: مسلم - مسیحی تصادم میں اضافہ

گھانا کے مسلم اور مسیحی رہنماؤں نے دونوں مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان پُرتشدّد تصادم کے بڑھتے ہوئے واقعات کی مذمّت کی ہے۔ ۳۰ نومبر ۱۹۹۵ء کو ملک کے دوسرے بڑے شہر کُماسی میں مسلم - مسیحی تصادم کے نتیجے میں ۳۰ افراد زخمی ہو گئے تھے۔ مسیحی مناّدوں کا ایک گروہ بازار میں لاؤڈ اسپیکر لگا کر مسیحیّت کی تبلیغ کر رہا تھا۔ مسلمان نوجوانوں نے اُن کے لاؤڈ اسپیکر وغیرہ توڑ دیے۔ پریسبیٹیرین اور میتھوڈسٹ چرچ کی کھڑکیاں اور سیکورٹی سسٹم بھی توڑ پھوڑ کا نشانہ بنے۔ جواباً مسیحی نوجوانوں نے مسلمانوں کے کاروباری سٹال توڑ پھوڑ دیے۔

تصادم کے بعد پولیس نے عوامی جگہوں پر مذہبی تبلیغ اور اجتماعی عبادات پر پابندی لگا دی ہے۔ اُنھوں نے شہریوں کو تنبیہ کی ہے کہ جو لوگ مذہبی تصادم کو ہوا دینے کے ذمہ دار پائے گئے، اُنھیں گرفتار کر لیا جائے گا۔

گھانا کے کلیسیائی رہنماؤں نے مسلمان قائدین کے ساتھ اپنے اپنے پیروکاروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ عبادت گاہوں، مقدّس تحریروں اور ایک دوسرے کے مذہبی قائدین کا احترام کریں۔
اعداد و شمار کے مطابق گھانا کی ایک کروڑ ستر لاکھ آبادی میں تقریباً دو تہائی مسیحی ہے۔ باقی ماندہ آبادی مسلمانوں اور روایتی افریقی عقائد کے ماننے والوں پر مشتمل ہے۔ (کرسچئن ٹوڈے - ۵ فروری ۱۹۹۶ء)

ایشیا

مسیحی اور ہندو اقلیّتی نمائندوں سے مشاورت اور اُن کے مطالبات

۱۳ مارچ کو سینیٹر اقبال حیدر کے زیرِ صدارت اسلام آباد میں اقلیّتی اُمور سے متعلق ایک اہم اجلاس ہوا جس میں قومی اسمبلی کے چاروں مسیحی ارکان اور دو ہندو ارکان کے علاوہ بشپ جان جوزف، فادر جان ولیم، کلیمنٹ شہباز، جیم - ف - غوری، سلطان چاولہ، کشن چند اور فادر بونی مینڈس نے شرکت کی۔
جناب اقبال حیدر نے اجلاس کے آغاز میں شرکاء کو بتایا کہ "حکومت ایک Tolerant, Modarate Liberal [رواداد، معتدل اور لبرل] پاکستان کے لیے کوشاں ہے۔ اس سلسلے میں چند اقدام کیے گئے ہیں تاکہ اس مقصد کے پورا کرنے میں آسانی ہو۔"
اجلاس میں شریک فادر بونی مینڈس نے ماہنامہ "مکاشفہ" (فیصل آباد) کے لیے اس اہم اجلاس کی کارروائی قلمبند کی ہے۔ معاصر مذکور کے شکریے کے ساتھ کتابت کی اغلاط درست کرتے ہوئے یہ رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔
ایم - این - اے حضرات سے پہلے [خصوصی طور پر مدعو] نمائندوں کو بولنے کی دعوت دی گئی۔ اُنہوں نے حکومت کے موجودہ فیصلے یعنی اقلیّتوں کو دوہرا ووٹ دینے کے فیصلے کو سراہا اور حکومت سے اپیل کی کہ چند اور اقدامات ضرور اٹھائے۔
* تمام ضلعوں میں با اثر اقلیّتی کمیٹیاں قائم کی جائیں اور ان کے فیصلوں پر عمل ہو۔ یہ بھی کہا گیا کہ اُن کمیٹیوں میں ضلع کی تمام انتظامی شخصیات شامل ہوں۔
* تمام policies اور فیصلوں میں اقلیّتوں کو مکمل طور پر شامل کیا جائے اور اُن کے interests کو ملحوظ رکھا جائے۔

تعلیم

۱۔ Tolerant سوسائٹی قائم کرنے کے لیے تعلیمی نصاب کی طرف فوراً توجہ دی جائے اور اُسی